بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-26

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

پچھلے کچھ دروس میں صحابہ سے بغض کرنے والوں اور انکے اعتراض کے تعلق سے چند اہم باتیں کی تھیں، آج کی نشست میں قرآن مجید کے بعض الفاظوں اور انداز بیان پر دین اسلام سے بغض و نفرت کرنے والوں کے بعض اعتراضات اور انکے جوابات بیان کرتے ہیں تاکہ اس حقیقت کا سب کو یقینی طور پر علم ہو جائے کہ قرآن مجید پر جس نے بھی طعن کرنے کی کوشش کی ہے اسے ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا اور قرآن مجید کی عظمت میں نہ کوئی فرق پڑا اور نہیں کبھی پڑے گا بلکہ قرآن مجید کے خلاف ہر سازش ناکام ہوتی گئی اور قرآن مجید کی عظمت میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔

پہلے بعض اعتراضات اور اجمالی جوابات ملاحظہ فرمائیں، پھر ان اعتراضات کے تفصیلی جوابات بیان کریں گے،اعتراضات:

1-پہلا اعتراض:

قرآن مجید میں بعض لفظوں اور جملوں کی ترتیب میں غلطی ہے:

1-لفظ کی ترتیب میں غلطی کی مثال:

﴿فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى ﴿٧٠﴾﴾ [طه: 70]

اعتراض:

جب موسیٰ علیہ السلام ھارون علیہ السلام سے افضل ہیں تو ترتیب میں ھارون کیسے آگے ہے؟

جبکہ صحیح ترتیب سورت الأعراف میں موجود ہے:﴿قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٢﴾﴾ [الأعراف: 121-122]

جملے کی ترتیب میں غلطی کی مثال:

﴿...لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾﴾ [الكهف: 18]

اعتراض:

کہ ڈر کی وجہ سے پہلے فرار اور پھر شدید ڈر کیسے ممکن ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ پہلے شدید ڈر کا ذکر ہوتا اور پھر دوڑنے اور فرار ہونے کا، کیونکہ جب انسان کوئی خوفناک چیز یا نظارہ دیکھتا ہے تو پہلے ڈرتا ہے اور پھر دوڑتا ہے اور اس سے فرار ہوتا ہے۔ اعتراض کرنے والوں نے کہا یہ یہاں پر جملوں کی ترتیب مناسب نہیں ہے اور غلط ہے۔ نعوذ باللہ۔

دوسرا اعتراض:

﴿قَالُوا إِنْ هَذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ﴿٦٣﴾﴾ [طه: 63]

اعتراض اس جملے پر ہے:

(إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ) کہ اِنَّ نون ثقیلہ کے ساتھ ھذان اسم اِن ہے اور منصوب ہونا چاہیے یہاں پر مرفوع کیوں ہے؟ یعنی ان ھذین لساحران ہونا چاہیے۔

تیسرا اعتراض:

﴿قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ ﴿٣٢﴾﴾ [يوسف: 32]

اعتراض صرف اس جملے پر ہے:

(وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ) فعل پر تنوین ممکن نہیں ہے یہاں پر کیسے ممکن ہو گیا؟

جوابات:

1-ان اعتراضات کے اجمالی جوابات:

1- یہ اعتراض اصل سے بے بنیاد ہے کہ قرآن مجید میں الفاظ یا عربی لغت، اعراب یا انداز بیان میں کوئی غلطی ہوسکتی ہے، کیونکہ دنیا میں عربی زبان کے سب سے بڑے ماہرین اور دین اسلام کے سب سے بڑے دشمنوں (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مشرکین عرب) نے قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی غلطی نکال سکے اور نہ ہی اس پر طعن کر سکے، ولید بن مغیرہ کا قصہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔

2-اللہ تعالی نے عربی کے ماہرین سمیت تمام دنیا والوں کے انسانوں اور جنوں کو چیلنج کیا ہے کہ اس جیسا قرآن یا دس سورتیں یا کم سے کم ایک سورت بنا کر دکھائیں۔ اس دن سے آج تک عاجز ہیں اور تا قیامت عاجز رہیں گے۔

3-قرآن مجید میں جہاں پر ذرہ برابر بھی کسی مسئلے میں کسی کے اعتراض کرنے کا اندیشہ تھا اسکا خصوصی طور پر خیال رکھتے ہوئے انتہائی پیارے انداز بیان سے خاتمہ کیا گیا۔

(ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے درس میں بعض مثالیں بیان کریں گے)

4- قرآن مجید کا عربی زبان میں نازل ہونا ہی اسکی لغت کے کمال، تعبیر کی وسعت، بلاغت کی چاشنی اور انداز بیان کی خوبصورتی کی انتہا کی اور اسکے بے مثال ہونے کا ہر اعتراض کرنے والے کے لیے کافی جواب ہے۔

إن شاءاللہ تعالی اگلے درس میں ان اعتراضات کے تفصیلی جوابات بیان کریں گے۔ واللہ أعلی وأعلم.

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور وفکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-26) سے لیا گیا ہے۔